فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۸ صفر ۱۳۹۲ھ / ۱۳ شہادت ۱۳۵۱ھش / ۱۳ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۸۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۲ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی تحریر فرمودہ کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

" آج حضور ایدہ اللہ کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں۔

نائیجیریا سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب غنی ایم بی بی ایس ابن محترم بابو عبدالغنی صاحب انبالوی مرحوم بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ نیز مکرم سعید احمد صاحب ملک (ابن ملک عبدالحمید صاحب دار العلوم غربی ربوہ) بھی اپنی ہمشیرہ محترمہ نعیمہ خانم صاحبہ کے ہمراہ وہاں پہنچ گئے ہیں۔ یہ دونوں بھائی بہن ایم ایس سی ہیں اور نائیجیریا میں بطور استاد کام کریں گے۔ ان سب کو نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت نائیجیریا بھجوایا گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رنگ میں وہاں خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

درخواست دعا

(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب)

کوالالمپور (ملیشیا) سے اطلاع ملی ہے کہ عزیزم اشتیاق احمد صاحب کو (جو جماعت احمدیہ ملیشیا کے پریذیڈنٹ مکرم مبارک احمد صاحب کے بیٹے ہیں) حکومت کی طرف سے امسال جرمنی میں اولمپک کھیلوں کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ اور اسی سلسلہ میں کچھ عرصہ کی ٹریننگ کے لئے وہ امریکہ جا رہے ہیں۔

اشتیاق صاحب کچھ عرصہ قبل ایک حادثہ میں سخت زخمی ہو گئے تھے۔ اب صحت تو ہے لیکن خدشہ ہے کہ کھیلوں میں حصہ لینے سے صحت پر کوئی برا اثر نہ پڑے۔

احباب اشتیاق احمد صاحب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ اولمپک کھیلوں میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ نیز ان کی صحت پر بھی کوئی ضرر رساں اثر نہ پڑے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے پاکیزگی اور ہدایت پانے کیلئے ضروری ہے کہ خود بھی کوشش کی جائے

وہ کوشش یہی ہے کہ انسان بخل اور تعصّب کو چھوڑ دے اور اپنے نفس کو دھوکہ نہ دے

"جو شخص صاف دل ہو کر تلاشِ حق کرتا ہے اور اگر کچھ نہیں تو کم از کم سلب عقائد ہی کی حالت میں آتا ہے تو وہ سچائی کو ضرور پا لیتا ہے لیکن اگر وہ اپنے دل میں پہلے سے ایک بات کا فیصلہ کر لیتا ہے اور ضد اور تعصّب کے حلقوں میں گرفتار دل لے کر آتا ہے تو اس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ اس کا معاندانہ جوش بڑھ کر فطرت کے انوار کو دبا لیتا ہے اور دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ حق و باطل میں امتیاز کرنے کی توفیق نہیں پاتا۔ پس خدا تعالیٰ سے پاکیزگی اور ہدایت کے پانے کے لئے خود بھی اپنے اندر ایک پاکیزگی کو پیدا کرنا چاہیئے۔ اور وہ یہی ہے کہ انسان بخل اور تعصّب کو چھوڑ دے اور اپنے نفس کو ہرگز دھوکہ نہ دے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ جو شخص تلاشِ حق کا دعویٰ کر کے نکلتا ہے اور پھر اپنی جگہ پہلے ہی کسی مذہب کے اصول کو فیصلہ کر کے قطعی بھی قرار دے لیتا ہے۔ وہ دنیا کا طالب ہوتا ہے جو دنیا کی فتح و شکست پر مرتا ہے۔ میں اس بات کا قائل نہیں ہو سکتا کہ وہ خدا کو مانتا ہے۔ نہیں میرے نزدیک وہ دہریہ ہے۔ پاک دل جو کسی کی زجر و توبیخ کی پرواہ نہیں کرتا اور جو اقرار کر لینے میں ندامت اور شرمساری نہیں پاتا۔ وہی ہوتا ہے جو حق کو پا لیتا ہے۔ ایسے ہی دل پر خدا کے انوار نازل ہوتے ہیں۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ ہرگز ایسے شخص کو ضائع نہیں کرتا جو اس کی جستجو میں قدم رکھتا ہے۔ وہ یقیناً ہے اور جیسے ہمیشہ سے اس نے اَنَا الْمَوْجُوْد کہا ہے اب بھی کہتا ہے۔ جس طرح حضرت مسیحؑ پر وحی ہوتی تھی، اسی طرح اب بھی ہوتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں یہ نرا دعویٰ نہیں اس کے ساتھ روشن دلائل ہیں کہ پہلے کیا تھا جو اب نہیں۔ اب بھی وہی خدا ہے جو سدا سے کام کرتا چلا آیا ہے۔ اس نے اب بھی دنیا کو اپنے کلام سے منور کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۰۹)

اپنے اموال کو بے دریغ راہِ خدا میں خرچ کیجئے!

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے :۔

یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ھَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ (حجرات)

ترجمہ:۔ یہ لوگ اسلام لا کر تم پر احسان جتاتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری راہنمائی کی اور تمہیں ایمان لانے کی توفیق دی۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں لامذہبیت اور دہریت و الحاد کے اس زمانہ میں خدا شناسی کی توفیق دی۔ اس احسان کا شکر ادا کرنے کے لئے اپنے اموال کو بے دریغ خدا کی راہ میں خرچ کیجئے۔ اور لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ) سو فیصد ادا کر دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ / شہادت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشتِ ایمان کی حفاظت اور اسے پروان چڑھانے کا طریق

ہم گزشتہ شمارہ میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ایک لطیف تمثیل بیان کر کے واضح کر چکے ہیں کہ جو لوگ مامور من اللہ کی دعوت کو قبول کرتے ہیں وہ ابتداءً اپنے قلوب کی زمین میں ایمان کا بیج بوتے ہیں، ان میں سے جو لوگ ایمان کی تخمریزی کے بعد اعمالِ صالحہ کے پانی سے اسکی آبیاری کرتے ہیں ان کا ایمان پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا جاتا ہے، اور سرسبز و شاداب اور ہرے بھرے درخت کی طرح خوب پھل لاتا ہے۔ برخلاف اسکے جو لوگ ایمان کی تخمریزی کے بعد اعمال صالحہ کے پانی سے اِس کی آبیاری نہیں کرتے اور مادی خواہشات کا شکار ہو کر ایمان کے تقاضوں سے غافل ہو جاتے ہیں ان کا ایمان بارآور نہیں ہوتا اور وہ سراسر خسارہ میں رہتے ہیں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جو مسیح علیہ السلام کی خُوبُو لے کر احیاءِ اسلام کی غرض سے اِس آخری زمانہ میں مبعوث ہوئے اپنے صحابہ پر بیعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بعینہٖ یہی امر ان کے ذہن نشین کرایا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ بیعت دراصل ایمان اور اعمالِ صالحہ کی تخمریزی ہے۔ بیعت کنندگان کا یہ فرض ہے کہ وہ اِس تخمریزی کی آبیاری کر کے اِس کی پوری نگہداشت کریں۔ تاکہ یہ سرسبز و شاداب کھیتی کی شکل میں نمودار ہو اور وہ عند اللہ سرخرو قرار پا سکیں۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے بیعت کنندگان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ تخمریزی کی طرح ہے۔ چاہیئے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اِس تعلق کو مضبوط کریں جو آج قائم ہوا ہے۔ جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے۔ جو شخص زندہ ایمان رکھتا ہے وہ دنیا کی پرواہ نہیں رکھتا۔ دنیا ہر طرح مل جاتی ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہی مبارک ہے۔ لیکن جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مردار کی طرح ہے جو کبھی سچی نصرت کا منہ نہیں دیکھتا۔ یہ بیعت اُس وقت کام آسکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا جاوے۔ اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔ بیعت ایک بیج ہے جو آج بویا گیا۔ اب اگر کوئی کسان صرف زمین میں تخم ریزی پر ہی قناعت کرے اور پھل حاصل کرنے کے لئے جو جو فرائض ہیں ان میں سے کوئی ادا نہ کرے، نہ زمین کو درست کرے اور نہ آبپاشی کرے اور نہ موقع بموقع مناسب کھاد زمین میں ڈالے اور نہ کافی حفاظت کرے تو کیا وہ کسان کسی پھل کی امید کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کا کھیت بالضرور تباہ اور خراب ہوگا۔ کھیت اسی کا رہے گا جو پورا زمیندار بنے گا۔ سو ایک طرح کی تخم ریزی آپ نے بھی آج کی ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس کے مقدر میں کیا ہے۔ لیکن خوش قسمت وہ ہے جو اِس تخم کو محفوظ رکھے اور اپنے طور پر ترقی کے لئے دُعا کرتا رہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۷، ۳۸)

حضور علیہ السلام کے اِس ارشاد سے بھی واضح ہے کہ محض ایمان لے آنا یا زبان سے مومن ہونے کا اقرار کرنا کافی نہیں ہے۔ ایمان لانا تو بمنزلہ تخمریزی کے ہے۔ ایمان لانے اور بیعت کرنے کے بعد انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پورا پورا زمیندار بنے جس طرح ایک کسان زمین میں تخم ریزی کے بعد غافل نہیں ہو جاتا بلکہ بڑی محنت اور جانفشانی سے اس کی نگہداشت کرتا اور کھیتی کو پروان چڑھاتا ہے، کبھی گوڈی کرتا ہے، کبھی آبپاشی کرتا ہے، کبھی زمین میں کھاد ڈالتا ہے اور کھیتی کی جانوروں، کیڑوں مکوڑوں اور پرندوں سے پوری پوری حفاظت کرتا ہے اسی طرح ایک حقیقی مسلمان کے لئے بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے دل کی زمین میں ایمان اور اعمالِ صالحہ کی تخمریزی کے بعد اس سے غافل نہ ہو بلکہ اِس بیج کی پوری پوری حفاظت کرے اور اسے پروان چڑھانے اور بارآور بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے ورنہ جس طرح کسان کی لاپرواہی اور کاہلی کی وجہ سے کھیتی برباد ہو جاتی ہے۔ اسی طرح زبان سے ایمان کا اقرار کرنے والے کی غفلت اور عدم توجہ کی وجہ سے اس کی کشتِ ایمان کا ضائع ہو جانا یقینی ہوتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کشتِ ایمان کی حفاظت اور اسے پروان چڑھانے کا طریق کیا ہے؟ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار واضح فرمایا ہے کہ اِس کے لئے ضروری ہے کہ ایک مومن اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے پوری محنت اور جانفشانی سے اعمالِ صالحہ بجا لائے اور خدمت کے مقام محمود تلاش کر کے خدمت و فدائیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرے۔ اطاعت اور خدمت و فدائیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی توفیق کا ملنا تین باتوں پر منحصر ہے۔ اوّل یہ کہ انسان مامور من اللہ اور اسی طرح اس کے خلفاء کے ساتھ جن کے ہاتھ پر وہ بیعت کرتا ہے محبت، اخلاص اور صدق و وفا کا تعلق استوار رکھے اور اپنے اس تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں لگا رہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کنندگان کو پہلی نصیحت یہی فرمائی کہ:-

"آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ تخمریزی کی طرح ہے۔ چاہیئے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اُس تعلق کو مضبوط کریں جو آج قائم ہوا ہے جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۷)

دوم یہ کہ انسان دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پُوری مستعدی سے نبھائے تا دُنیا میں ہی منہمک ہو کر نہ رہ جائے اِسی لئے حضور علیہ السلام نے بیعت کنندگان کو یہ نصیحت فرمائی کہ:-

"جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مُردار کی طرح ہے جو کبھی سچی نصرت کا مُنہ نہیں دیکھتا۔ یہ بیعت اُس وقت کام آسکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا جاوے اور اِس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔" (ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۸)

سوم یہ کہ انسان دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ ساتھ ایمان میں ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاؤں میں لگا رہے اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"خوش قسمت وہ ہے جو اِس تخم کو محفوظ رکھے اور اپنے طور پر ترقی کے لئے دعا کرتا رہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۸)

نیز مزید فرمایا:-

"جس طرح وہ دانہ تخم ریزی کا بدوں کوشش اور آبپاشی کے بے برکت رہتا بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے اسی طرح تم بھی اِس اقرار (یعنی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اقرار) کو ہر روز یاد نہ کرو گے اور دعائیں نہ مانگو گے کہ خدایا ہماری مدد کر تو فضلِ الٰہی وارد نہیں ہوگا اور بغیر امدادِ الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم ص ۲۵)

پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کشتِ ایمان کی حفاظت اور اسے پروان چڑھانے میں ہر آن کوشاں رہیں اور اس میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ اِسی میں ہمارے کامیاب اور عند اللہ سُرخرو ہونے کا راز مضمر ہے۔

برادرانِ جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست

میری بیٹی عزیزہ امۃ الحمید بی۔اے کی تقریب رخصتانہ ۲۴ مارچ ۱۹۷۲ء بروز جمعہ عمل میں آئی۔ اُن کا نکاح ۲۳ جولائی ۱۹۷۱ء کو مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب نے ۵ ہزار روپے حق مہر پر عزیزم میاں عبد الماجد صاحب ابن میاں عبد الکریم صاحب آف لاہور کے ساتھ پڑھا تھا۔ ۱۱ بجے صبح برات کی آمد ہوئی اور ۴ بجے شام رخصتی عمل میں آئی۔ مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم نے دُعا کرائی۔ میں اُن بہنوں اور بھائیوں کی تہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے عزیزہ کو اپنی دُعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

اسی طرح میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر مرزا محی الدین صاحب سینئر سائنٹفک آفیسر اٹامک انرجی سنٹر لائل پور کا نکاح ہمراہ عزیزہ امینہ بشریٰ بنت محترم تیمور احمد صاحب چغتائی مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر ۲ اپریل ۱۹۷۲ء کو بعد از نماز مغرب پڑھا۔ عزیزہ امینہ بشریٰ حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب کی نواسی ہیں۔ میں بہنوں اور بھائیوں سے دُعا کی درخواست کرتی ہوں کہ خداوند تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے بہت برکتوں والا کرے۔ آمین

والدہ ڈاکٹر مرزا محی الدین اہلیہ گیانی واحد حسین صاحب (مرحوم)، ربوہ

احمدی ڈاکٹروں کے ایک خصوصی اجتماع سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

افریقہ میں خدمتِ خلق کے نقطۂ نگاہ سے ڈاکٹروں کی بڑی ضرورت ہے

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے انچارج شعبہ زودنویسی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء) کو فضل عمر فاؤنڈیشن میں احمدی ڈاکٹروں کے ایک خصوصی اجتماع سے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا۔ ہمارے کالج کے فارغ التحصیل طلباء سے جو ڈاکٹر بنتے ہیں ان کی تعداد بھی کافی ہو رہی ہے۔ بہت سے تو باہر جا کر establish ہو گئے ہیں یا کوئی پڑھائی کر رہا ہے۔ جو ڈاکٹر باہر جاتے ہیں اور پڑھائی کے ساتھ اپنا کام بھی شروع کر دیتے ہیں وہ بھی بس جانتے ہیں۔ انہیں یہ مشورہ بھی دینا پڑے گا کہ ایک

خاص مدت تک

خواہ یہ عرصہ چھ ماہ کا ہو جس میں وہ کام نہ کریں صرف پڑھائی کریں۔ مثلاً گکھڑ کا ڈاکٹر ریاض ہے وہ بڑا اچھا ڈاکٹر تھا۔ یہاں لاہور میں بھی کام کرتا رہا ہے وہ باہر چلا گیا اور وہیں اس نے اپنے بیوی بچے بھی منگوا لئے اور اب دونوں میاں بیوی نوکری بھی کر رہے ہیں اس طرح باہر جانے والے ڈاکٹر پڑھائی کی طرف توجہ نہیں کر سکتے ان کو ایسا وقت ملنا چاہیئے خواہ چھ مہینے ہی کا کیوں نہ ہو جس میں انہیں نوکری کرنے کی ضرورت نہ پڑے اگر ان کے پاس پیسے ہیں تو انہیں سمجھانے کی ضرورت ہے اگر پیسے نہیں تو اس سلسلہ میں ان کی مدد بھی کی جا سکتی ہے۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ اس وقت کم و بیش دو ہزار احمدی ڈاکٹر ہیں اور یہ بڑی تعداد ہے۔ الحمدللہ۔

ڈاکٹروں پر اس وقت افریقہ نے بہت بڑی ذمہ داری ڈال رکھی ہے اسلئے میں نے آپ کو آج یہاں جمع ہونے کی تکلیف دی ہے۔ ایک تو افریقہ میں خدمتِ خلق کے نقطۂ نگاہ سے ڈاکٹروں کی بڑی ضرورت ہے اور دوسرے وہاں ڈاکٹر حقیقی اسلام کیلئے بڑا اچھا کام کر سکتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ وہاں جانیوالے ڈاکٹروں کو قربانی بہرحال دینی پڑیگی مگر اس وقت ہم ڈاکٹروں سے اتنی بڑی قربانی نہیں لے رہے مثلاً انگلستان میں جو عام ڈاکٹر گورنمنٹ تنخواہ پاتا ہے ہیں ٹیکس وغیرہ ادا کرنیکے بعد انکی خالص آمد ۱۲۰ پونڈ ماہانہ ہے وہاں بڑے بھاری ٹیکس عاید ہوتے ہیں۔ اب جب میں انگلستان گیا تو میں نے ڈاکٹروں سے اس سلسلہ میں پوچھا تھا۔ چنانچہ انگلستان میں ڈاکٹر کو ملنے والے ۱۲۰ پونڈ کے مقابلے میں ہم انہیں تقریباً ۶۰ پونڈ بالمقطع دیتے ہیں اور اسکے علاوہ جو ہسپتال کے ذریعہ سے خالص بچت ہوتی ہے اس کا ایک چوتھائی بھی دیتے ہیں چنانچہ اس وقت تک ہمارے تین ڈاکٹر افریقہ میں کام کر رہے ہیں انکو ۶۰ پونڈ تو پیسے دیئے جاتے ہیں اور ان کی ہسپتال کی آمدنی کا چوتھا حصہ ملا کر انکو قریباً ۱۴۰ پونڈ مل جاتے ہیں۔ یعنی انگلستان میں ۱۲۰ پونڈ اور افریقہ میں ۱۴۰ پونڈ۔ پھر یہ بھی ہے کہ انگلستان میں بعض کو تو کوارٹروں میں جگہ مل جاتی ہے لیکن بعض کو نہیں ملتی جس کی وجہ سے ان کو کرایہ پر مکان لینا پڑتا ہے لیکن افریقہ میں رہائش، پانی، بجلی وغیرہ کلینک ہی دیتا ہے۔

ہمارا latest طبی مشن گیمبیا میں کھلا ہے۔ ڈاکٹر سعید صاحب وہاں گئے ہیں۔ ان کو وہاں کام شروع کئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں شروع میں انہیں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ کچھ تعصب بھی تھا کچھ ہم نے انہیں دیہات میں پھینک دیا تھا۔ بہرحال ان دو سال میں ان کی جو net saving ہے یعنی اپنا چوتھائی حصہ نکال کر باقی تین چوتھائی ۵ اور ۶ ہزار پونڈ کے درمیان ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ ڈھائی اور تین ہزار پونڈ سالانہ آمد ہے جس سے ان کے حصہ میں پلہ کے لحاظ سے قریباً ڈیڑھ دو ہزار پونڈ آتا ہے اور اس طرح انکا ۱۴۰ پونڈ سے بھی زیادہ بن جاتا ہے۔

لیکن ہمارا جو مطالبہ ہے وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر بڑا مخلص ہونا چاہیئے اور بڑا دعا گو ہونا چاہیئے کیونکہ وہاں اس وقت ہمارا عیسائیوں سے سخت مقابلہ ہے وہ بہت پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ انہوں نے بڑے اچھے ہسپتال بنا رکھے ہیں جن میں کوالیفائڈ ڈاکٹرز کام کرتے ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ انکے مقابلے میں جہاں بھی ہمارا کلینک کھلا ہے زیادہ مقبول ہو گیا ہے ہمارے کلینک کی اس حد تک مقبولیت ہو چکی ہے کہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کانو میں ہیں۔ یہ علاقہ نائیجیریا کا مسلم نارتھ کہلاتا ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ بعض وزراء تک گورنمنٹ ہسپتال میں جانے کی بجائے ان کے پاس آتے ہیں۔ حالانکہ ایک وزیر کو ان کے کسی دوست نے کہا کہ گورنمنٹ ہسپتال موجود ہے آپ وہاں نہیں جاتے اور ان کے کلینک میں چلے جاتے ہیں (اس وقت تک یہ کلینک تھا اب تو اچھی خوبصورت عمارت پر مشتمل ہسپتال بن چکا ہے) اس نے کہا کہ مجھے وہاں زیادہ فائدہ ہوتا ہے چنانچہ وہ اپنا اور اپنے رشتہ داروں کا علاج ہمارے ہسپتال میں ہی کراتا ہے بتایا کہ ظاہری علمیت کے لحاظ سے عیسائی زیادہ اچھے ہوں گے لیکن وہ دعا کرنیوالے نہیں اور ہمارے ڈاکٹروں کے مقابلے میں ان کی کم از کم دعا قبول نہیں ہوتی ویسے تو اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ لیکن جب مقابلہ ہو جائے تو احمدی ڈاکٹر کے ہاتھ میں بہرحال زیادہ شفا ہے۔

دوسرے ہمیں وہاں ایسا ڈاکٹر چاہیئے جو ہمیں حساب کے جھمیلوں میں نہ پھنسائے اس وقت تک ان تینوں ڈاکٹروں یعنی کانو میں ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب، لیگوس میں ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو اور یہاں گیمبیا میں ڈاکٹر سعید صاحب نے اس سلسلہ میں بھی بہت ہی اچھا نمونہ دکھایا ہے یہ ہر مہینے کے آخر میں اپنے مبلغ انچارج کو لکھتے ہیں کہ اتنی رقم net saving کی ہے آپ لے لیں یا میں بھجوا دوں یا اگر اکاؤنٹ کھلا ہوا ہو تو وہ خود وہاں جا کر جمع کروا دیتے ہیں ہم ان سے ایک سرسری سا حساب تو لیتے ہیں لیکن ہمیں یہ فکر نہیں ہوتی کہ یہاں کوئی

غیر مخلصانہ اقدام

بھی کیا گیا ہوگا۔ وہ اپنی اپنی جگہ بڑے اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے۔

جو ڈاکٹر وہاں جانا چاہیں وہ واقف ہوں گے البتہ ان کے لئے یہ ضروری نہیں ہوگا کہ وہ ساری عمر کے لئے زندگی وقف کریں مثلاً کچھ سال کیلئے وقف کر سکتے ہیں اور اسکے بعد ہمارے ساتھ clash کئے بغیر اگر انہی ملکوں میں اپنی پریکٹس کرنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں بڑی خوشی سے کریں۔ رہیں تو اس کی تقویت ہی ہے لیکن جو وقف کا عرصہ ہے اسے انہوں نے بہرحال نباہنا ہے۔

زندگی وقف کرنیوالے ڈاکٹر کے لئے ہم نے ایک معاہدہ تیار کیا ہے۔ تین آدمیوں کی یا پانچ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی جائے تو آج ہی غور کر کے تجاویز پیش کرے تاکہ ان پر غور کیا جا سکے۔ تحریک جدید نے ڈاکٹروں کے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا اس میں میں نے تھوڑی سی تبدیلی کی ہے یعنی ڈاکٹر اگر چاہیں تو وہ ۳ سال یا ۶ سال کیلئے بھی وقف کر سکتے ہیں۔ ۶ سال زیادہ اچھا ہے۔ لیکن اگر کسی ڈاکٹر کے حالات زیادہ دیر وقف کرنے کی اجازت نہ دیتے ہوں تو ہم ۳ سال کیلئے بھی اس کا وقف منظور کر لیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ڈاکٹر دے دے گا۔

علاوہ طبی خدمات کے ہمیں جو وہاں زیادہ فائدہ پہنچ رہا ہے وہ یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم غریبوں کا مفت علاج کرتے ہیں اور بہت کچھ مدد کرتے ہیں ہمارے اپنے مبلغین کا مفت علاج ہوتا ہے پھر بھی ایک کلینک کی اڑھائی تین ہزار پونڈ سالانہ آمد ہو رہی ہے۔ اگر ایک ملک میں چار ہیلتھ سنٹرز ہوں تو

ہماری سالانہ خالص آمد

دس ہزار پونڈ بنتی ہے اگر جماعت کے چندے اتنے ہوں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے یا اتنے ہوں کہ زائد بچ جائے یا جن ملکوں کے چندوں کی رقم بچی ہوتی ہو اسے ہم دوسرے ملکوں میں جہاں جماعتیں مضبوط نہیں ہیں ان کی مدد کے لئے بھیج دیں تو پھر اس بات کا فکر نہیں رہتا کہ اگر کسی وقت یہاں سے روپیہ نہ بھجوایا جا سکے تو ہماری طبی اور تبلیغی سرگرمی متاثر انداز ہو گی۔ مثلاً گیمبیا ہے میں نے ان سے بھی یہی کہا تھا۔ وزیر صحت ہم سے بڑا تعاون کرتا ہے ان کو میں نے اپنے پاس بلایا تھا اور ان سے تبادلہ خیال کیا تھا وہ کہتا تھا کہ ان کے پاس جنرل سرجن کا صرف ایک سنٹر ہے۔ وہ چار مختلف جگہوں پر ہیلتھ سنٹر کھلوانا چاہتا تھا اور ان کے علاوہ بالخصوص ایک سپیشلسٹ سنٹر۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور تعاون کیلئے دو چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ایک تو حکومت ہمیں زمین دے جہاں کہیں زمین کی ضرورت ہو کیونکہ زمین ہم باہر سے نہیں لا سکتے۔ زمین تمہیں دینی پڑے گی۔ اور دوسرے یہ کہ ڈاکٹروں کیلئے ریزیڈنٹ پرمٹ دیں ورنہ وہ یہاں آ نہیں سکتے۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ اگر آپ تعاون کریں اور ہم یہاں میڈیکل سنٹر جلدی کھول سکیں تو میرا آپ سے وعدہ ہے کہ میں ہر سال یہاں ایک ہائی سکول کھولتا چلا جاؤں گا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم تنویر صاحب مرحوم کی یادیں

(محترم فضل کریم صاحب فارانی کراچی)

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ اپنے کاموں کیلئے ایسے لوگوں کو منتخب کر لیتا ہے جن کی نسبت اپنے اور بیگانے یہ گمان بھی نہیں کرتے کہ وہ کوئی اتنا اہم کام کر سکیں گے۔ روزنامہ الفضل کے سابق ایڈیٹر مکرم خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی مرحوم کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی نظرِ انتخاب مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم پر پڑی جن کے مضامین اس زمانہ میں الفضل میں شائع ہوتے رہتے تھے ایک لمبے عرصہ تک آپ نے اخبار بڑی کامیابی سے چلایا۔

مرحوم و مغفور میرے لا کالج میں ہم جماعت ہم مجلس اور بڑے بے تکلف دوست تھے اس لئے میں ان کی اُس زمانہ کی آزادانہ زندگی اور بعد کی دینی زندگی کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں۔ یہ خاکسار مخدوم محمد ایوب صاحب بھیروی مرحوم و مغفور، میر محمد بخش صاحب سابق امیر گوجرانوالہ اور تنویر صاحب ۱۹۲۲ء میں لا کالج لاہور میں داخل ہوئے ان دنوں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہمیں پڑھایا کرتے تھے۔ لاء کالج کا ہوسٹل لوئر مال کی ایک کوٹھی میں تھا جس کے ایک حصے میں ہندو اور دوسرے حصے میں پندرہ بیس مسلمان رہا کرتے تھے۔ مخدوم صاحب مرحوم کو تبلیغ کا شوق تھا۔ میر صاحب خوش طبیعت، سادہ مزاج مگر گاندھی جی کی روحانیت کے قائل کانگریس کے ممبر تھے اور تنویر صاحب مرحوم آزاد خیال اور مذہب سے بہت حد تک بے تعلق تھے۔

حلقہ احباب میں بیٹھے ہوئے جب کبھی مخدوم صاحب سلسلہ کی تبلیغ کی جانب رُخ پھیرتے ہوئے نظر آتے تو تنویر صاحب ان کی ٹوپی ان کے سر پر رکھ دیتے اور کہتے اب یہ مولوی (یا مخدومی) تبلیغ شروع کرے گا۔ پھر تو یہ ان کا معمول ہو گیا کہ ٹوپی ان کے سر پہ رکھ دیتے اور کہتے اب تبلیغ شروع کرو۔ ہم دونو سے بھی وہ مذاق کرتے لیکن کبھی سلسلہ احمدیہ یا بانی سلسلہ کی نسبت تحقیر کے الفاظ نہیں کہتے تھے۔ سنجیدگی سے کبھی کوئی اعتراض کر دیتے اور جواب سن لیتے

مخدوم صاحب اور خاکسار مل کر نماز پڑھتے تھے۔ ہمارے حصہ میں ہوسٹل کے برآمدہ میں ایک عارضی سا کمرہ لکڑی کے تختوں کا بنا ہوا خالی تھا اس میں ایک صف بچھا کر ہم نماز پڑھتے تھے۔ پھر سب مسلمان بورڈروں نے مسجد بنا لیا اور اس میں بڑی صف بچھا دی اور ہم اذان بھی دینے لگے۔ صبح کی اذان پر ہندو بورڈروں نے جو دوسرے حصہ میں رہتے تھے اعتراض کیا اور ایک شور برپا کر دیا۔ مسلمان بورڈروں نے متحد ہو کر مقابلہ کیا اور کہا کہ ہم خدا کی عبادت کرتے ہیں تم بھی اپنے طریق پہ صبح اٹھ کر ایشور کی پوجا کیا کرو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا مگر ہندو اس پہ تیار نہ ہوتے۔ تنویر صاحب مرحوم نے اس کارروائی میں بڑے جوش سے حصہ لیا۔ بالآخر پرنسپل کی وساطت سے جو ہندو تھا یہ تصفیہ ہوا کہ ہم اذان ایسی جگہ کھڑے ہو کر دیا کریں جہاں سے ہندوؤں کو آواز نہ پہنچے

اس وقت مجھے مخدوم صاحب مرحوم کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ میر صاحب اور تنویر صاحب کی زندگی میں ایک ایسا انقلاب آئیگا اور سلسلہ احمدیہ میں اللہ تعالیٰ انہیں ایسی خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے گا کہ ہم پیارے اور پیدائشی احمدیوں کو پیچھے چھوڑ جائیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ حیاتِ جاوید بخشیگا۔ لاء کالج کے بعد محترم میر صاحب اور تنویر سے ملنے کا کبھی موقعہ نہ ملا۔ میر صاحب سے ۱۹۳۶ء کے جلسہ سالانہ پہ اتفاقاً ملاقات ہوئی میرا خیال ہے کہ تنویر صاحب بھی اس جلسہ میں پہلی مرتبہ گئے تھے اور اسی کے تاثرات سے ان میں تبدیلی پیدا ہوئی تھی۔ میر صاحب نے جو گاندھی جی کی تمام تقریریں سن چکے تھے اور ہند کانگریس کے کئی سالانہ اجلاس دیکھ چکے تھے۔ مجھے بتایا کہ جو ضبط اور نظم و نسق میں نے احمدیوں کے جلسہ میں دیکھا ہے کہیں نظر نہیں آیا۔ حیرت انگیز خاموشی اور توجہ سے ہزارہا لوگ اپنے خلیفہ کی تقریر سنتے ہیں۔ دعا کے وقت کی خاموشی مزید حیرت انگیز تھی۔ تنویر صاحب مرحوم جب قادیان یا بعد تقسیم ہند ربوہ یا لاہور میں ملتے تو خاص انداز میں پوچھتے کہ سنایئے ہمارے دوست مخدومی صاحب کا کیا حال ہے۔ آخری ایام تک میرے اور مخدوم صاحب کے ساتھ اسی طرح بے تکلف رہے جس طرح ایام طالب علمی میں تھے۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بیوی بچوں کو صبر جمیل کی توفیق دے اور انہیں ان کے قدم بقدم چلنے کی ہمت عطا فرمائے

م مجھے تو ان کی زندگی پہ رشک آتا ہے۔ ہم سے بہت پیچھے رہ گئے مگر اتنی تیزی سے آگے نکل گئے کہ ہم ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکے۔ بالآخر تیز گام نے منزل کو پا لیا ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے زیورات کی پیشکش

ہمارے محسنِ اعظم حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں اسلام کی حفاظت اور اسکی اشاعت کیلئے مستورات نے اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد بابرکت پر اپنے عزیز زیورات اتار کر پیش کر دئے۔ اسی طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں بھی احمدی مستورات اشاعتِ اسلام کے لئے قرونِ اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے جن بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے اور انہیں ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

۳۰۳۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد یعقوب صاحب، میرا بھرکنڈ ناو کشمیر — بالیاں نقری دو عدد
۳۰۴۔ محترمہ حلیمہ توقیر صاحبہ سمن آباد لاہور — ڈنڈی طلائی ایک عدد
۳۰۵۔ محترمہ رشیدہ مشتاق صاحبہ 〃 〃 — ڈنڈی طلائی ایک عدد
۳۰۶۔ محترمہ منظور بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد رفیق صاحب ڈنڈ پور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ — رنگ طلائی ایک عدد

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک ضروری یاددہانی

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

اور یاد دلاتا رہ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشا کرتا ہے۔ (ع ۳ پارہ ۲۷)

آپ نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں جو وعدے کر رکھے ہیں۔ ان کی ادائیگی کے لئے کوشاں رہیے اور جلد سو فیصد ادائیگی کر کے اپنا وعدہ پورا کر دیجئے۔ آپ کا اس فنڈ میں ادا کیا ہوا ہر پیسہ غلبۂ اسلام کی مہم پر امام وقت کی ہدایات کے ماتحت خرچ ہوگا۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی اہلیہ قریباً ۳ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو شفا عطا فرمائے۔ نیز عاجزہ کچھ پریشانیوں سے دوچار ہے اللہ تعالیٰ میری سب پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(صلاح الدین پشاور)

۲۔ میں اپنی ریڈیو مرمت کی دکان عبد الحکیم ضلع ملتان سے تبدیل کر کے سلانوالی ضلع سرگودہا لے آیا ہوں۔ احباب جماعت سے کاروبار میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک بقاء الدین ملک ریڈیو سروس
سلانوالی ضلع سرگودہا

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب آف بھینی ملیاں ضلع گورداسپور حال ربوہ کے ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۵ جنوری کی صبح کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون بوجہ موصیہ ہونے کے جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ جہاں ۲۶ جنوری کی صبح کو محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

مرحومہ نیک، مخلص اور عبادت گذار خاتون تھیں ہم بہن بھائیوں کو بچپن سے ہی احمدیت کی تعلیم سے واقف کرایا اور اس پر عمل کرنے کے لئے زندگی بھر ہمیں تلقین کرتی رہیں۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

طارق محمود ربوہ کے ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے شوہر محترم محمد نصیب صاحب عارف جو سقوط مشرقی پاکستان سے قبل ڈھاکہ میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ اب ہندوستان کی قید میں ہیں۔ قارئین الفضل سے ان کی اور دیگر جنگی قیدیوں کی جلد رہائی کے لئے دعا کی درخواست ہے (زکیہ عارف۔ راولپنڈی)

۲۔ میرے ماموں زاد بھائی منصور احمد صاحب دل کے عارضہ کی وجہ سے گنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔
دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔
(چوہدری رشید احمد۔ کریانہ سٹور۔ ربوہ)

۳۔ میری اہلیہ عرصہ سے کئی عوارض سے بیمار ہیں۔ دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز میرا بچہ بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے اس کے لئے بھی دعا فرمادیں (محمد حسین چہارکوٹی۔ مدرس نارڈ۔ ضلع میرپور۔ آزاد کشمیر)

۴۔ میری اہلیہ امۃ الحفیظ عفت بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔
(محمود احمد مرزا۔ عبدالحکیم ضلع ملتان)

جادو کا کھیل...

جادوگر ہاتھ کی صفائی سے ایک روپے کے دو روپے بنا کر دکھا سکتا ہے، لیکن اپنی رقم سچ مچ دگنی کرنے کے لئے
منافع مع بونس ڈیپازٹ اسکیم
میں روپیہ لگائیے
آپ کی رقم سات سال میں دگنی ہو جائے گی!
■ آپ دس ہزار تک کی رقم یکمشت یا قسطوں میں جمع کرا سکتے ہیں۔
■ اپنی رقم یا اس کا ایک حصہ جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔
■ آپ کی مرضی ہے کہ آپ ۶ فیصد سالانہ منافع اور بونس لیں یا منافع کے بدلے میں بھی بونس ہی لیں۔ ہر سو روپے کے لئے بونس اور منافع کی شرح حسب ذیل ہوگی۔
پہلے سال کے بعد ---- ۶ فیصد سالانہ منافع
پانچ سال کے بعد ---- ۴۰ روپیہ بونس یا ۲۶ روپیہ بونس اور ۶ فیصد منافع
چھ سال کے بعد ---- ۷۸ روپیہ بونس یا ۲۶ روپیہ بونس اور ۶ فیصد منافع
سات سال کے بعد ---- ۱۰۰ روپیہ بونس یا ۳۲ روپیہ بونس اور ۶ فیصد منافع
قریبی ڈاک خانہ یا اپنے ضلع کے نیشنل سیونگ آفس میں تشریف لائیے
پوسٹ آفس سیونگ بینک
جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد
NATIONAL 653-G

قابل توجہ مربیان سلسلہ احمدیہ

مجلس مشاورت کے موقع پر غیر اسلامی اور بد رسوم کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:

"بد رسوم کا اصل منبع تضاد ہے اور تضاد کے خلاف ہم عقلی اور اسلامی دونوں لحاظ سے اقدام کر سکتے ہیں۔ جماعت کو بد رسوم کے اثرات سے محفوظ رہنا چاہیئے خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو میں جماعت کے سامنے اس تعلق میں تفصیلی پروگرام رکھوں گا"

مربیان سلسلہ احمدیہ غیر اسلامی اور بد رسوم جو ان کے حلقہ میں پائی جاتی ہیں سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ دس دن تک رپورٹ بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم رفیع اللہ ٹیلیفون اپریٹر چنیوٹ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۲ر اپریل ۱۹۷۲ء بروز اتوار بعد نماز ظہر عزیزہ مسعودہ عزیز بنت چوہدری عزیز احمد صاحب مرحوم محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ کے ساتھ بعوض حق مہر ...۳۰۰۰ روپے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔
(برکت اللہ ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ)

۲۔ مورخہ ۲ر اپریل ۷۲ء کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں عزیزم چوہدری منیر مسعود صاحب اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز ساہیوال ابن چوہدری نور الدین صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ زاہدہ سعد صاحبہ بنت محترم چوہدری سعد الدین صاحب مرحوم آف کھاریاں بعوض آٹھ ہزار روپے حق مہر فرمایا۔

۳۔ عزیزم مکرم ملک لطیف احمد صاحب ابن محترم ملک صدیق احمد صاحب مرحوم آف دیپالپور ضلع ساہیوال کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ قدسیہ نسرین صاحبہ بنت ملک نصیر احمد صاحب آف ساہیوال حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۷۲ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر فرمایا۔
بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (مسعود احمد ملک ایم ایس سی)

۴۔ مکرم سعد احمد بی ایس سی انجینئرنگ ابن کمال دین صاحب (حال مقیم ملتان) کا نکاح ہمراہ عزیزہ نسیم اختر صاحبہ ایم اے بی ایڈ بنت شیخ احمد علی صاحب مرحوم بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بتاریخ [illegible] پڑھا۔ احباب کرام اس نکاح کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔
(صوبیدار نذر حسین ریٹائرڈ۔ الوقت۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

۵۔ میرے بیٹے عبدالکریم کا نکاح خالدہ پروین بنت مرزا انور بیگ صاحب مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے بتاریخ ۲۴ر مارچ ۱۹۷۲ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ لائلپور میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ نکاح ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث ہو۔ آمین
(عبدالحمید آصف ایم اے۔ کوہ نور ٹیکسٹائل ملز۔ لائلپور)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

"خدام کا چندہ ۲۰ر اپریل تک مرکز کو ارسال فرمادیں" (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ نصرت جہاں سکیم کی غیر معمولی برکات

نائیجیریا میں متعدد نئی جماعتوں کا قیام ○ جماعتی جائداد میں نمایاں اضافہ

افریقن احمدیوں کی طرف سے قربانی اور ایثار کا قابل تعریف مظاہرہ

(مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری انچارج احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا)

نئی جماعتوں کا قیام حضور ایدہ اللہ کے دورہ افریقہ کے بعد جس میں حضور نے نصرت جہاں سکیم کا اعلان فرمایا) جس کثرت اور سرعت کے ساتھ نئی جماعتیں قائم ہونی شروع ہوئیں اس سے اس سکیم کی برکات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے چنانچہ مغربی نائیجیریا میں پانچ اور مشرقی نائیجیریا میں تین اہم مقامات پر بڑی بڑی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کے راستے پر گامزن ہیں۔ وہاں سے باقاعدہ چندہ آنا شروع ہو گیا ہے اور مزید بیعتوں کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

جائداد میں اضافہ بہت سی جماعتوں نے سکول اور کلینک کھلوانے کی غرض سے اپنی جائدادیں پیش کیں مثلاً اموسان میں ۱۲۰ ایکڑ زمین کی پیشکش ہوئی۔ آشوگبو میں ۱۹ ایکڑ اور اوگباگی میں ۳۶ ایکڑ زمین کا سروے ہو کر انتقال کی کارروائی مکمل ہو رہی ہے دو اور مقامات ARS, ILA اور IKARE میں بھی زمینوں کی پیشکش ہوئی ہے۔ یہ اس اراضی کے علاوہ ہے جو شمال مغربی ریاست میں دو مقامات پر ۵۰، ۵۰ ایکڑ گورنمنٹ کی طرف سے معمولی معاوضے پر ملی ہے

جماعت میں ایثار کا ولولہ حضور کے ارشاد پر اس وقت ایک سو افراد کی طرف سے ۱۱۷۶۰ پونڈ۔ اور ۱۷۲ افراد کی طرف سے پونے تین ہزار کل ۱۴۶۰۰ پونڈ کے وعدے اب تک وصول ہو چکے ہیں جن میں سے اس وقت تک قریباً ۶۰۰۰ پونڈ کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ نائیجیریا کی جماعت کی افرادی طاقت اور مالی استعداد کے مقابلہ میں یہ قربانی بہت قابل ستائش ہے۔

انفرادی ایثار اور خلافت سے وابستگی جماعت کے کئی افراد ایسے ہیں جن کی آمدنی ۵۰۔۱۰۰ پونڈ ماہانہ ہے لیکن انہوں نے یک صد پونڈ کے وعدے کئے اور پورے کے پورے ادا کر دیئے۔

ابادان یونیورسٹی کے ایک احمدی پروفیسر ڈاکٹر فتحی گبو (ابن الفاگبوا) کو پچھلے سال میڈیکل کیمیکل ریسرچ میں اوّل آنے کا ۳۰۰ پونڈ کا نقد انعام ملا جو انہوں نے سارے کا سارا نصرت جہاں فنڈ میں پیش کر دیا ہے۔

ایک اور احمدی پروفیسر ڈاکٹر اسمٰعیل ہالوگول جو پہلے صرف ۵ پونڈ ماہانہ کے حساب سے چندہ دے رہے تھے۔ اپنا بقایا یکمشت ادا کر دیا۔ ان کا کل وعدہ ۲۵۰ پونڈ کا تھا۔ ان کی بیوی نے بھی یک صد پونڈ کا وعدہ کیا ہے۔

تین اور دوستوں نے اپنے وعدے ۱۰۰ پونڈ سے بڑھا کر ۱۵۰ پونڈ کر دیئے ہیں۔

جماعت کے وقار میں اضافہ اس سکیم کے اعلان اور نفاذ کے بعد حکومت اور پبلک کی نظروں میں جماعت کا وقار پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔ شمالی مغربی ریاست جہاں ہمارے دو سکول کھل چکے ہیں۔ گورنر اور ان کے وزراء جماعت کو خاص عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں چنانچہ ہمارے دونوں سکولوں کا افتتاح خود کمشنر تعلیم نے کیا حالانکہ جن عمارتوں میں ہمارے سکول کھلے ہیں وہ معمولی مکانوں کی حیثیت رکھتے ہیں پھر گورنر صاحب نے ہمارے سکول کا سنگ بنیاد رکھنا بھی منظور کر لیا ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۱۱ اپریل۔ یہاں پر قومی اسمبلی کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں اور اب انہیں آخری شکل دی جا رہی ہے اس وقت تک ۳۰ ممبر اسلام آباد پہنچ چکے ہیں یہ اجلاس اسٹیٹ بنک کے ہال میں منعقد ہوگا۔ قومی اسمبلی کی انتظامیہ نے ریلوے اور پی آئی اے سے درخواست کی ہے کہ وہ اسمبلی کے ممبران کو سفر کی ہر ممکن سہولت دیں۔

اسلام آباد ۱۱ اپریل۔ آج تیسرے پہر صدر بھٹو سے قومی اسمبلی کے ممبروں اور پارلیمانی لیڈروں کی جو ملاقات ہونی تھی اسے کل پر ملتوی کر دیا گیا ہے اسی اثنا میں یہ ممبر پیپلز پارٹی کے مجوزہ آئین کے مسودہ پر مزید غور کریں گے۔ کل پیپلز پارٹی کی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس بھی منعقد ہو رہا ہے۔

راولپنڈی ۱۱ اپریل سیلون سے ۵ ممبروں پر مشتمل ایک تجارتی وفد پاکستان پہنچا ہے۔ یہ وفد وزارت تجارت اور پاکستانی تاجروں سے نئے تجارتی سامان کے لین دین کے سلسلے میں بات چیت کرے گا۔

اسلام آباد ۱۱ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ قومی دفاعی فنڈ اب بھی جاری ہے۔ اس میں ہر قسم کی رقوم جمع کرائی جاسکتی ہیں۔

اٹاوہ ۱۱ اپریل کینیڈا کی حکومت نے ریڈکراس سوسائٹی کی اپیل پر پاکستانی بے گھروں کی امداد کے لئے مزید رقم دینے کا اعلان کیا ہے۔ اب تک کینیڈا جو مدد دے چکا ہے اس کی مقدار دو لاکھ ڈالر سے زیادہ ہو چکی ہے یہ رقم ریڈکراس کی معرفت دی جا رہی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پوسٹل لائف
کا شاندار کارنامہ
بیمہ داروں کو اب تک
۴۷ کروڑ ۷ لاکھ
روپے
کی کثیر رقم
ادا کی گئی

یہ کارکردگی ہر اعتبار سے قابل فخر ہے
اور پھر یہ کہ پوسٹل لائف اپنا تمام منافع
بیمہ داروں میں تقسیم کر دیتی ہے۔

بونس کی شرح
تاحیات پالیسی ۴۲ روپے فی ہزار
میعادی پالیسی ۳۳ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس
جاری کردہ۔۔ سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف پوسٹل سروسز اسلام آباد